بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل مسائل کے متعلق کہ

(۱) اگر کوئی آدمی ایک مدرسے میں پڑھتا ہے اس کو وہاں تنخواہ بھی ملتا ہے لیکن وہاں پڑھنے والے بچوں کے والدین قاری صاحب کو اپنی طرف سے ہدیہ وغیرہ دیتے ہیں تو یہ پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟

(Q. Abdurrashid, Multan)

(۲) رواجف کے ساتھ کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(Qeem Mohammad, Lahore)

(۳) نماز میں اگر کوئی آدمی بھول کر سبحان اللہ کہتا ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

(Mushtaq, Multan)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵۲/۱۸۶

(۳)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔اگر استاذ کی طرف سے کوئی مطالبہ، دباؤ یا کچھ لینے کی نیت نہ ہو اور بچے کے والدین خوشدلی سے کسی دباؤ کے بغیر استاذ کی عزت افزائی کی خاطر کسی قسم کا تحفہ دیں تو استاذ کے لئے ایسا تحفہ وصول کرنا جائز ہے، البتہ اس ہدیہ کی وجہ سے اس طالب علم کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے، اور مدرسہ کی انتظامیہ کی طرف سے بھی اس پر پابندی نہ ہو۔

الفتاوي السراجية (٤١٠)

أب الصبي أذا أهدي إلي معلم الصبي، أو مؤدبه في العيد شيئا، إن لم يسأل ولم يلحّ عليه لا بأس به.

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (٥/ ٣٦٨)

أب الصبي إذا أهدى إلى معلم الصبي أو إلى مؤدبه في العيد إن لم يسأل ولم يلح عليه لا بأس به؛ لأنه بر وبر المعلم مستحب، وأما أجرة المعلم فنقول: لا بأس بها في زماننا، وسيأتي ذلك في كتاب الإجارات مع ما يجانسها.

فتاوى قاضيخان (٣/ ٢٤٤)

و إذا أهدى أبوالصبي إلى معلم الصبي أو إلى مؤدبه شيئا في الأعياد إن لم يسأل و لم يلح عليه لا بأس به بل هو مستحب لأنه بر و إن طلب ذلك قالوا في زماننا له أن يطلب أجر مثله

(۲)۔۔۔ایسے لوگوں کے ساتھ کاروبار کرنے اور تعلقات قائم کرنے کی وجہ سے اپنے عقائد خراب ہونے کا اندیشہ ہو یا کم از کم ان کے عقائد فاسدہ کی برائی اپنے ذھن سے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو ان سے کاروبار بڑھانے اور فروغ دینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ کسی حکمت عملی کے ساتھ جلد از جلد ان سے کاروباری معاملات ختم کر لینی چاہیئے۔

تفسير القرطبي (٩/ ٩٢)

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ (١١٣)

قوله تعالى : { ولا تركنوا } قال ابن جريج : لا تميلوا إليهم قال أبو العالية : لا ترضوا أعمالهم

{ إلى الذين ظلموا } قيل : أهل الشرك وقيل : عامة فيهم وفي العصاة على نحو قوله تعالى : { وإذا رأيت الذين يخوضون في آياتنا } (الأنعام : ٦٨) الآية وقد تقدم

Scanned by CamScanner

وهذا هو الصحيح في معنى الآية وأنها دالة على هجران أهل الكفر والمعاصي من أهل البدع وغيرهم فإن صحبتهم كفر أو معصية إذ الصحبة لا تكون إلا عن مودة وقد قال حكيم : (عن المرء لا تسأل وسل عن قرينه ... فكل قرين بالمقارن يقتدي)

(۳)۔۔۔اگر کسی تعجب خیز بات سن کر اس کے جواب میں سبحان اللہ نہ کہے، بلکہ بلا کسی وجہ کے بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ کہدے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی؛ کیونکہ یہ کلام الناس میں سے نہیں ہے، اور نہ کسی کے جواب کے ضمن میں۔

الدر المختار (١/ ٦٢١)

سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله أو النبي - صلى الله عليه وسلم - فصلى عليه، أو قراءة الإمام فقال صدق الله ورسوله تفسد إن قصد جوابه

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٢١)

(قوله تفسد إن قصد جوابه) ذكر في البحر أنه لو قال مثل ما قال المؤذن، إن أراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لأن الظاهر أنه أراد به الإجابة، وكذلك إذا سمع اسم النبي - صلى الله عليه وسلم - فصلى عليه فهذا إجابة. اهـ. ويشكل على هذا كله ما مر من التفصيل فيمن سمع العاطس فقال الحمد لله تأمل واستفيد أنه لو لم يقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظيم لا تفسد لأن نفس تعظيم الله تعالى والصلاة على نبيه - صلى الله عليه وسلم - لا ينافي الصلاة كما في شرح المنية

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٢٢)

لو لدغته عقرب أو أصابه وجع فقال بسم الله قيل تفسد لأنه كالأنين، وقيل لا لأنه ليس من كلام الناس وفي النصاب: وعليه الفتوى وجزم به في الظهيرية، وكذا لو قال يا رب كما في الذخيرة.....**واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم**

الجواب صحیح

بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/ ربیع الاول/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۵/ ۳/ ۱۴۳۸ھ

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/ ربیع الاول/۱۴۳۸ھ

۴/ دسمبر/۲۰۱۶ء

Scanned by CamScanner